

الْجُزْءُ الثَّانِي
مِنْ هَذِي الْحَدِيثِ
(احادیث مبارکہ)

حدیث نمبر 1

أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَفْضَلُ الدَّعَائِ الْإِسْتِغْفَارُ (لاہور پورڈ 2016)

ترجمہ: سب سے زیادہ فضیلت والا عمل لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور بہترین دعا استغفار ہے۔

درس حدیث: حدیث نبویؐ میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور استغفار کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

تشریح: اس حدیث مبارکہ کے دو حصے ہیں۔

۱۔ پہلے حصے میں سب سے زیادہ فضیلت والے عمل کا ذکر ہے۔

۲۔ دوسرے حصے میں زیادہ فضیلت والی دعا کا ذکر ہے۔

فضیلت والا عمل:

حدیث کے پہلے حصے میں ارشاد ہے أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ یعنی اللہ کے سوا کسی دوسرے کو اللہ نہ ماننے کا اقرار اور اپنے عمل سے اس عقیدے کا اظہار سب سے فضیلت اور عظمت والا عمل ہے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنا اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرنا ہے یہ کلمہ توحید ہے۔ یہ اسلام کا پہلا رکن ہے۔ توحید کے لغوی معنی ہیں 'ایک ماننا' 'ایک جاننا' اللہ تعالیٰ کو ہی عبادت کے لائق ماننا، اُس کا شریک نہ ٹھہرانا، زبان سے اقرار کرنا اور اپنے عمل سے اس کا اظہار کرنا توحید ہے۔

لفظ اللہ سے مراد:

اللہ سے مراد ایسی ذات ہے جس کی عبادت کی جائے جس سے بے پناہ محبت اور عقیدت ہو ظاہر ہے وہ اللہ ہی کی ذات ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہمیں عقل اور بصیرت (دل کی بینائی) عطا کی ہمیں نہ صرف زندگی دی بلکہ زندگی کی تمام نعمتیں عطا کیں۔

TALEEMCITY.COM

قرآن وحدیث اور فضیلت والا عمل:

۱۔ فَقَالَ يَقُومُ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ (سورۃ الاعراف: ۵۹)

اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کیا کرو اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔

۲۔ فَأَعْلَمَ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (سورۃ محمد: ۱۹)

سو (اے نبی ﷺ) آپ جان لیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۳۔ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ (مسلم)

جو شخص مر جائے اس حال میں کہ وہ جانتا تھا کہ لا الہ الا اللہ کیا ہے وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

فضیلت والی دعا:

حدیث مبارکہ کے دوسرے حصے میں فرمایا أَفْضَلُ الدَّعَائِ الْإِسْتِغْفَارُ یعنی بہترین دعا اللہ تعالیٰ سے اپنی غلطیوں، کوتاہیوں، نافرمانیوں

اور گناہوں کی معافی مانگنا ہے۔ انسان بعض اوقات دنیا کی ظاہری رنگینیوں میں کھوکرا اپنے خالق و مالک کی رضا کے خلاف کسی غلطی یا گناہ کا

ارتکاب کر بیٹھتا ہے۔

اللہ کو اللہ ماننے کا تقاضا:

اللہ کو الہ ماننے کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنی غلطی یا گناہ پر نادم اور شرمندہ ہو کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے۔

پسندیدہ بندہ:

اگر کوئی اللہ کی نگاہ میں پسندیدہ اور محبوب بننا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے دل و جان سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور استغفر اللہ کا اظہار کرتا رہے۔

قرآن وحدیث اور فضیلت والی دعا:

۱۔ وَاسْتَغْفِرُوا لِلَّهِ (سورۃ البقرہ: ۱۹۹)

”اور اللہ سے مغفرت طلب کرو۔“

۲۔ وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ (سورۃ آل عمران: ۱۳۳)

”اور اپنے رب سے مغفرت کی طرف تیزی سے بڑھو“

۳۔ طُوبَىٰ لِّمَن وَجَدَ فِي ضَحِيْفَتِهِ اسْتِغْفَارًا (ابن ماجہ)

خوشخبری ہے اُس شخص کے لیے جس کے نامہ اعمال میں استغفار پایا جائے۔

حاصل حدیث:

پس ہمیں چاہئے کہ اللہ کو اپنا معبود مانتے ہوئے اس کی تعلیمات پر عمل کریں۔ اور اسی سے سب سے زیادہ محبت کریں۔ اس کے علاوہ اپنے گناہوں کی بخشش کے لئے اس سے ہمہ وقت معافی طلب کرتے رہیں۔

کثیر الانتخابی سوالات

۱۔ سب سے بہتر دعا ہے۔ (لاہور پورڈ 2015، گوجرانوالہ پورڈ 2015)

(الف) گناہوں کی معافی مانگنا (ب) جنت مانگنا (ج) رزق حلال کی دعا (د) جہنم سے پناہ مانگنا

۲۔ حدیث کے مطابق افضل دعا ہے۔

(الف) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (ب) سُبْحَانَ اللَّهِ (ج) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (د) اللَّهُ أَكْبَرُ

۳۔ حدیث کے مطابق سب سے افضل عمل ہے۔

(الف) سُبْحَانَ اللَّهِ (ب) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (ج) اللَّهُ أَكْبَرُ (د) الْحَمْدُ لِلَّهِ

۴۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ میں لفظ الہ سے مراد ہے ایسی ذات:

(الف) جسے اللہ مانا جائے (ب) جسے خالق مانا جائے

(ج) جسے رازق مانا جائے (د) جس کی عبادت کی جائے

۵۔ اگر کوئی اللہ کی نگاہ میں پسندیدہ اور محبوب بننا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ ہر وقت کرتا رہے۔

(الف) نماز کی ادائیگی (ب) زکوٰۃ کی ادائیگی (ج) صدقات و خیرات (د) استغفار

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	الف	2	الف	3	ب	4	د	5	د
---	-----	---	-----	---	---	---	---	---	---

سوالات کے مختصر جوابات

س1۔ ترجمہ کیجیے: أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَائِ الْإِسْتِغْفَارُ

ج۔ ترجمہ: سب سے فضیلت والا عمل لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور بہترین دعا استغفار ہے۔

س2۔ حدیث میں سب سے افضل عمل اور بہترین دعا کے قرار دیا گیا ہے؟

ج۔ افضل عمل اور بہترین دعا

حدیث میں سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ یعنی اللہ کو معبود ماننے کا اقرار اور بہترین دعا اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگنا ہے۔

س3۔ حدیث کے مطابق فضیلت والا عمل کونسا ہے؟

ج۔ فضیلت والا عمل:

حدیث میں سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ یعنی اللہ کو معبود ماننے کے اقرار کو قرار دیا گیا ہے۔

س4۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا مفہوم بیان کریں۔

ج۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا مفہوم

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنا اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرنا ہے یہ کلمہ توحید ہے۔ اللہ کے سوا کسی دوسرے کو اللہ نہ ماننے کا اقرار اور اپنے عمل سے اس عقیدے کا اظہار یہی سب سے فضیلت اور عظمت والا عمل ہے۔

س5۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ میں لفظ اللہ سے کیا مراد ہے؟

ج۔ لفظ اللہ سے مراد

اللہ سے مراد ایسی ذات ہے جس کی عبادت کی جائے جس سے بے پناہ محبت اور عقیدت ہو ظاہر ہے وہ اللہ ہی کی ذات ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہمیں عقل اور بصیرت (دل کی بینائی) عطا کی ہمیں نہ صرف زندگی دی بلکہ زندگی کی تمام نعمتیں عطا کیں۔

س6۔ أَفْضَلُ الدُّعَائِ الْإِسْتِغْفَارُ کی مختصر وضاحت کریں۔

ج۔ أَفْضَلُ الدُّعَائِ الْإِسْتِغْفَارُ کی وضاحت

أَفْضَلُ الدُّعَائِ الْإِسْتِغْفَارُ یعنی بہترین دعا اللہ تعالیٰ سے اپنی غلطیوں، کوتاہیوں، نافرمانیوں اور گناہوں کی معافی مانگنا ہے۔ انسان بعض اوقات دنیا کی ظاہر رنگینیوں میں کھو کر اپنے خالق و مالک کی رضا کے خلاف کسی غلطی یا گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے لہذا اللہ کو اللہ ماننے کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنی غلطی یا گناہ پر نادم اور شرمندہ ہو کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے۔

س7۔ حدیث نبوی میں بہترین دعا کے قرار دیا گیا ہے؟

ج۔ بہترین دعا

حدیث میں بہترین دعا اللہ تعالیٰ سے اپنی غلطیوں، کوتاہیوں، نافرمانیوں اور گناہوں کی معافی مانگنا ہے۔ انسان بعض اوقات دنیا کی ظاہر رنگینیوں میں کھو کر اپنے خالق و مالک کی رضا کے خلاف کسی غلطی یا گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے لہذا اللہ کو اللہ ماننے کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنی غلطی یا گناہ پر نادم اور شرمندہ ہو کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے۔

س8۔ استغفار کا مفہوم واضح کریں؟

ج۔ استغفار کا مفہوم

انسان بعض اوقات دنیا کی ظاہر رنگینیوں میں کھو کر اپنے خالق و مالک کی رضا کے خلاف کسی غلطی یا گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے لہذا انسان اپنی غلطی یا گناہ پر نادم اور شرمندہ ہو کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے۔ اللہ سے اپنی غلطیوں اور گناہوں کی معافی طلب کرنے کو استغفار کہتے ہیں۔

س 9۔ اگر کوئی اللہ کی نگاہ میں پسندیدہ اور محبوب بننا چاہتا ہے تو اُسے کیا کرنا چاہیے؟

ج۔ پسندیدہ بندہ:

اگر کوئی اللہ کی نگاہ میں پسندیدہ اور محبوب بننا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے دل و جان سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور استغفر اللہ کا اظہار کرتا رہے۔

س 10۔ اللہ تعالیٰ کو اللہ ماننے کا تقاضا کیا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کو اللہ ماننے کا تقاضا:

اللہ کو اللہ ماننے کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنی غلطی یا گناہ پر نادم اور شرمندہ ہو کر اللہ سے معافی مانگ لے کیونکہ اخروی نجات اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اللہ تعالیٰ ہماری غلطیوں اور گناہوں کو معاف نہ کر دے

حدیث نمبر 2

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ (ابن ماجہ) (لاہور بورڈ 2015)

ترجمہ: علم کی طلب ہر مسلمان (مرد اور عورت) پر فرض ہے۔

درس حدیث: حدیث مبارکہ میں علم کی اہمیت و فرضیت بیان کی گئی ہے۔

تشریح:

علم کا مفہوم:

نعوی مفہوم: علم کے معنی ہیں جاننا، پہچاننا اور آگاہ ہونا۔

اصطلاحی مفہوم: کسی چیز کی حقیقت کو جاننا علم کہلاتا ہے۔

انسانی فطرت کا بنیادی تقاضا:

انسانی فطرت کا بنیادی تقاضا ہے کہ اسے اپنی ذات اور کائنات کے بارے میں ہر اچھی اور بری بات کا علم ہو اس کے بغیر نہ تو انسان دنیا میں ترقی کر سکتا ہے اور نہ ہی اپنے خالق و مالک کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔

لڑکیوں کی تعلیم و تربیت:

ہمارے ملک میں لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں کی تعلیم کا تناسب نصف ہے لڑکیوں کے مدارس کی تعداد بھی آدھی ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے ارشاد گرامی پر عمل کے لیے ضروری ہے کہ ہم لڑکیوں کی تعلیم و تربیت پر بھی توجہ دیں تاکہ کوئی بچی اُن پڑھ اور جاہل نہ رہے۔

فرائض سے آگہی:

انسان اُس وقت تک اپنے مقام اور اللہ کی طرف سے عائد کردہ فرائض کو جان نہیں سکتا جب تک وہ علم کی جستجو کی راہ پر گامزن نہ ہو۔

آخرت میں جواب دہی:

دوسری بات یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی عدالت میں اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کے متعلق جواب دہی کرنی ہے اس لیے ہر نیکی اور گناہ کا ہر اچھائی اور برائی کا علم حاصل کرنا بھی ضروری ہے تب ہی ہم دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی عدالت میں بھی سرخرو ہو سکتے ہیں۔

قرآن اور علم کی اہمیت و فضیلت:

- ۱۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے حصول علم کی بہت زیادہ تلقین و ترغیب دی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:
وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا (طہ: ۱۱۴) اور کہہ دو میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔
- ۲۔ اَفَرَأَيْتُم مَّن مَّكَّنَ فِي الْأَرْضِ يَنْفَعُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا يُفْعَلَ لَهُ (العلق: ۱) ترجمہ: ”پڑھا اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔“
- ۳۔ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (الزمر: 9) ترجمہ: کہہ دو کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں۔

حدیث اور علم کی اہمیت و فضیلت:

- ۱۔ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ (مسلم)
- جو حصول علم کے راستے پر چلا اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرمادے گا۔
- ۲۔ الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ (ابوداؤد) ترجمہ: علماء انبیاء کے وارث ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کی دعا:

نبی اکرم ﷺ خود اُٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے:
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا (ابن ماجہ)
ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم کی درخواست کرتا ہوں۔

حضرت علیؓ کا قول:

”ہم اللہ کی اس تقسیم پر خوش ہیں کہ اس نے ہمیں علم سے نوازا اور جاہلوں کو مال دیا، مال تو فنا ہو جائے گا اور علم کبھی فنا نہیں ہوگا۔“

حاصل حدیث:

حدیث مبارکہ میں تعلیم کو ہر جنس کے مسلمانوں پر لازم قرار دیا گیا ہے تاکہ انسان اچھائی اور برائی میں تمیز کر سکے۔ اس میں دنیاوی زندگی بہتر انداز سے گزارنے کی اہلیت پیدا ہو اور آخرت میں رضائے الہی کا حصول ممکن ہو۔

کثیر الانتخابی سوالات

- 2- (الف) فرض (ب) قرض (ج) سنت (د) واجب
ہمیں لڑکیوں کی تعلیم و تربیت پر بھی پوری توجہ دینی چاہیے تاکہ کوئی بچی نہ رہے۔
- 3- (الف) جاہل (ب) محروم (ج) اُن پڑھ (د) اُن پڑھا اور جاہل
پاکستان میں لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں کی تعلیم کا تناسب ہے۔
- 4- (الف) ستر فیصد (ب) ساٹھ فیصد (ج) نصف (د) ایک فیصد
پاکستان میں لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں کے مدارس کی تعداد ہے۔
- 5- (الف) ستر فیصد کم (ب) زیادہ (ج) آدھی (د) ایک فیصد زیادہ
اپنی ذات اور کائنات کے بارے میں اچھی اور بری بات کا علم ہونا، بنیادی تقاضا ہے:
- 6- (الف) انسانوں کا (ب) خاندان کا (ج) معاشرے کا (د) انسانی فطرت کا
اس کے بغیر نہ تو انسان دنیا میں ترقی کر سکتا ہے اور نہ ہی اپنے خالق و مالک کا قُرب حاصل کر سکتا ہے۔
- 7- (الف) دولت (ب) مغفرت (ج) ذہانت (د) علم
قیامت کے دن اللہ کی عدالت میں اپنے فرائض اور _____ کے متعلق جواب دہی کرنی ہے۔
- (الف) ذمہ داریوں (ب) معمولات (ج) اولاد (د) اعمال

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	الف	2	د	3	ج	4	ج	5	د
6	د	7	الف						

سوالات کے مختصر جوابات

- 1- س طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ کا ترجمہ کریں۔
ج- ترجمہ: علم کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے۔
- 2- س انسانی فطرت کا بنیادی تقاضا ہے؟
ج- انسانی فطرت کا بنیادی تقاضا
- انسانی فطرت کا بنیادی تقاضا ہے کہ اسے اپنی ذات اور کائنات کے بارے میں اچھی اور بری بات کا علم ہو اس کے بغیر نہ تو انسان دنیا میں ترقی کر سکتا ہے اور نہ ہی اپنے خالق کا قُرب حاصل کر سکتا ہے۔
- 3- س پاکستان میں لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں کی تعلیم کا تناسب اور مدارس کی تعداد کیا ہے؟
ج- تعلیم کا تناسب اور مدارس کی تعداد
- پاکستان میں لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں کی تعلیم کا تناسب نصف ہے اور لڑکیوں کے مدارس کی تعداد بھی آدھی ہے۔
- 4- س علم حاصل کرنا مرد و عورت کے لیے کیوں ضروری ہے؟
ج- علم کی فرضیت

علم حاصل کرنا مرد و عورت کے لیے اس لیے ضروری ہے کیونکہ علم عظمت اور سر بلندی کا ذریعہ ہے۔ علم کے زیور سے آراستہ لوگ اللہ کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ علم انسان کو آسمانوں کی بلندیوں پر پہنچا دیتا ہے جبکہ بے علمی انسان کو جہالت اور بے راہ روی کی پستیوں میں لے جاتی ہے۔ تاریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ کامیابی اور ترقی، عزت اور عظمت انہیں کو ملی جو علم کی روشنی میں چلے۔

(گوچرانوالہ بورڈ 2015)

س5۔ علم کی طلب کس پر فرض ہے؟

ج۔ علم کی طلب:

حدیث نبوی ﷺ کے مطابق علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ (ابن ماجہ)

ترجمہ: علم کی طلب ہر مسلمان (مرد اور عورت) پر فرض ہے۔

حدیث نمبر 3

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ (بخاری)

ترجمہ: تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اسے (دوسروں کو) سکھایا۔

درس حدیث: حدیث مبارکہ میں قرآن پاک کو سیکھنے اور سکھانے کی ترغیب دی گئی ہے۔

تشریح: اس حدیث میں بہتر انسان اسے قرار دیا گیا جو خود قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرے اور پھر دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔

قرآن کا مفہوم:

لفظی مفہوم: لفظ قرآن ”قرآن“ سے بنا ہے جس کا معنی پڑھنا اور جمع کرنا ہے۔ چونکہ قرآن مجید بار بار پڑھا جاتا ہے اس لیے اسے قرآن کہتے ہیں۔

اصطلاحی مفہوم: اللہ تعالیٰ کی وہ آخری الہامی کتاب جو اس نے اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ پر عربی زبان میں وحی کے ذریعے تھوڑا تھوڑا کر

کے کم و بیش ۲۳ سال کے عرصے میں نازل فرمائی، اسے قرآن مجید کہتے ہیں۔

قرآن سیکھنا اور سکھانا:

قرآن مجید کی تلاوت سیکھنا، استطاعت کے مطابق حفظ کرنا اور سمجھنا قرآن سیکھنا کہلاتا ہے۔ قرآن کی تلاوت سکھانا، حفظ کروانا اور اس کی تعلیمات کو

دیگر لوگوں کو سمجھانا قرآن سکھانا کہلاتا ہے۔ جو شخص ایسا کرتا ہے وہ حضور ﷺ کے نزدیک بہترین مسلمان ہے۔

تعلیم قرآن کی اہمیت:

قرآن مجید تمام انسانوں کے لئے ہدایت و رہنمائی کا ذریعہ اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔ یہ کتاب محض نماز روزے کی تعلیمات پر مشتمل نہیں ہے بلکہ

انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں خواہ وہ دنیاوی ہوں یا اخروی، معاشی ہوں یا معاشرتی ہوں سیاسی ہوں یا سائنسی سب کے بارے میں تابدر رہنمائی رکھتی ہے۔ ہم

آخرت میں بھی اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جب تک ہم اپنی دنیاوی زندگی کو قرآنی تعلیمات کے سانچے میں نہیں ڈھال لیتے۔

قرآن اور تعلیم قرآن:

ج۔ ترجمہ: ”تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اسے (دوسروں کو) سکھایا۔“

س2۔ کیا قرآن محض نماز اور روزے کی تعلیمات پر مبنی ہے؟

ج۔ قرآن کی تعلیمات

نہیں یہ قرآن مجید محض نماز روزے کی تعلیمات پر مشتمل نہیں ہے بلکہ اس میں انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں خواہ وہ دنیاوی ہوں یا اخروی، معاشی ہوں یا معاشرتی ہوں سیاسی ہوں یا سائنسی سب کے بارے میں تابدر ہمنائی موجود ہے۔

س3۔ ہم آخرت میں کب تک کامیاب نہیں ہو سکتے؟

ج۔ ہم آخرت میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک ہم اپنی دنیاوی زندگی کو قرآنی تعلیمات کے سانچے میں نہیں ڈھال لیتے۔

حدیث نمبر 4

مَنْ صَلَّى عَلَىٰ مَرَّةٍ فَفَتَحَ اللَّهُ لَهُ بَابًا مِنَ الْعَافِيَةِ (لاہور بورڈ 2015)

ترجمہ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ نے اس کے لیے عافیت کا ایک دروازہ کھول دیا۔

درس حدیث: اس حدیث پاک میں درود پاک پڑھنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

تشریح:

عافیت کا مفہوم:

عافیت کے لفظی معنی، تندرستی اور سلامتی کے ہوتے ہیں۔ جو شخص آپ ﷺ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ایمان کی سلامتی اور صحت عطا کرتا ہے۔

TALEEMCITY.COM

درود کا مفہوم:

حضور ﷺ پر اللہ کی طرف سے برکات کے نزول کے لئے جو مخصوص دعائیہ الفاظ ادا کئے جاتے ہیں انہیں درود کہا جاتا ہے۔

محسن انسانیت:

نبی کریم ﷺ محسن انسانیت ہیں آپ نے بنی نوع انسان کو دنیا اور آخرت میں کامیابی کا راستہ دکھایا اپنی زندگی اور عمل سے ہمارے لیے اسوہ حسنہ

پیش کیا۔

حضور ﷺ کے احسانات کا تقاضا:

انسان پر حضور ﷺ کے احسانات کا تقاضا ہے کہ ہر چیز سے بڑھ کر آپ ﷺ سے محبت کی جائے جس کی عملی شکل یہ ہے کہ آپ ﷺ کی

تعلیمات پر عمل کیا جائے اور محبت و عقیدت کے اظہار کے طور پر آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجا جائے۔

درود بھیجنے کا حکم:

اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے محبوب ﷺ پر درود بھیجنے کا خاص حکم

دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (سورة الاحزاب: ۵۶)

”بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو“

احادیث اور درود بھیجنے کا صلہ:

حضور ﷺ نے اپنے ارشادات میں درود بھیجنے کے مندرجہ ذیل فضائل و برکات بیان فرمائے ہیں۔

- ۱۔ اِنَّ اَوَّلٰى النَّاسِ بِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلٰى صَلَاةٍ (ترمذی)
- قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے قریب سب سے زیادہ وہ ہوگا جو اس دنیا میں کثرت سے مجھ پر درود بھیجتا ہے۔
- ۲۔ مَنْ صَلَّى عَلٰى وَاحِدَةٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا (مسلم)
- جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرمائے گا۔
- ۳۔ مَنْ نَبَسَ الصَّلَاةَ عَلٰى خَطِئٍ طَرَفِ الْجَنَّةِ (ابن ماجہ)
- جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کی راہ بھول گیا۔
- ۴۔ اِنَّ الدُّعَاَیَ مَوْقِفَ بَيْنِ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تَصْلٰى عَلٰى نَبِیِّکَ (ترمذی)
- بے شک دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے، اوپر نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھ لو

درود پڑھنے کے مقامات اور اوقات:

ویسے تو درود و سلام پڑھنے کے لیے کوئی وقت متعین نہیں ہے مگر کچھ خاص اوقات اور مقامات ایسے ہیں جہاں درود پڑھنے سے خود پڑھنے والے کے

لیے برکات بڑھ جاتی ہیں وہ مقامات اور اوقات درج ذیل ہیں:

- ۱۔ ہر محفل میں
- ۲۔ ہر مجلس کے اختتام پر
- ۳۔ اذان کے بعد
- ۴۔ مسجد میں داخل ہوتے اور دوبارہ نکلنے وقت
- ۵۔ دعا کرتے وقت

افضل درود:

سب سے افضل درود ”درود ابراہیمی“ ہے جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں۔

حاصل حدیث:

حاصل کلام یہ ہوا کہ جو شخص آپ ﷺ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ اس کے لیے عافیت (صحت سلامتی اور تندرستی) کا دروازہ کھول دیتا ہے اس لیے ہمیں کثرت سے درود پڑھ کر عافیت کے خزانے حاصل کر لینے چاہیے۔

- 1- جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ نے اس کے لیے ایک دروازہ کھول دیا:
(الف) جنت کا (ب) رحمت کا (ج) عافیت کا (د) عبادت کا
- 2- درود پاک بھیجنے کا حکم کس سورت میں ہے؟
(الف) البقرہ (ب) الاحزاب (ج) الانفال (د) التوبہ
- 3- محسن انسانیت ہیں۔
(الف) حضرت آدمؑ (ب) حضرت ادریسؑ (ج) حضرت محمد ﷺ (د) حضرت علیؑ
- 4- حضور ﷺ نے۔۔۔ کو دنیا اور آخرت میں کامیابی کا راستہ دکھایا۔
(الف) بنی نوع انسان (ب) فرشتوں (ج) عورتوں (د) مسلمانوں
- 5- محبت و عقیدت کے اظہار کے طور پر آپ ﷺ پر بھیجا جائے۔
(الف) سلام (ب) انعام (ج) درود (د) درود و سلام
- 6- باب کا معنی ہے:
(الف) کھڑکی (ب) کمرہ (ج) دروازہ (د) چھت

(گوجرانوالہ 2015)

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	ج	2	ب	3	ج	4	الف	5	د	6	ج
---	---	---	---	---	---	---	-----	---	---	---	---

سوالات کے مختصر جوابات

- س 1- نبی ﷺ کو محسن انسانیت کیوں کہاں جاتا ہے؟
ج- محسن انسانیت
- نبی ﷺ نے بنی نوع انسان کو دنیا اور آخرت میں کامیابی کا راستہ دکھایا اور اپنی عملی زندگی سے ہمارے لیے اسوہ حسنہ پیش کیا آپ کے اس احسان پر آپ ﷺ کو محسن انسانیت کہا جاتا ہے۔
- س 2- نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام کی کیا اہمیت ہے؟
ج- درود و سلام کی اہمیت
- نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ اگر ہم نبی پر درود و سلام بھیجیں تو ہمیں دو فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ ایک تو رسول پاک ﷺ کے احسانات کو خراج تحسین پیش کرنے کا حق ادا ہوتا ہے اور دوسرا بے بہا اجر و ثواب ملتا ہے۔ جس کسی کو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام بھیجنے کی توفیق عطا فرمائی یہ اس کی بڑی خوش نصیب ہونے کی دلیل ہے۔
- س 3- حدیث نبوی ﷺ میں درود شریف کی کیا فضیلت بیان ہوئی ہے؟
ج- درود شریف کی فضیلت
- حدیث نبوی ہے کہ: ”جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے عافیت کا ایک دروازہ کھول دیا۔“
- س 4- درود شریف کے بارے میں قرآن نے کیا فرمایا ہے؟
ج- قرآن میں درود شریف کا حکم
- درود شریف کے بارے میں قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:
إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا
(سورۃ الاحزاب: ۵۳)

”بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو“

س5۔ حضرت محمد ﷺ سے محبت کی عملی شکل کیا ہے؟

ج۔ حضرت محمد ﷺ سے محبت کی عملی شکل

آپ ﷺ سے محبت کی عملی شکل یہ ہے کہ آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کیا جائے اور محبت و عقیدت کے اظہار کے لیے آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجا جائے۔

س6۔ حضور ﷺ کے احسانات کا تقاضا کیا ہے؟

ج۔ احسانات کا تقاضا:

حضور ﷺ کے احسانات کا تقاضا ہے کہ ہر چیز سے بڑھ کر آپ ﷺ سے محبت کی جائے جس کی عملی شکل یہ ہے کہ آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کیا جائے اور محبت و عقیدت کے اظہار کے لیے آپ پر درود بھیجا جائے۔

س7۔ حضور ﷺ پر ایک بار درود بھیجنے سے کیا اجر ملتا ہے؟

ج۔ درود بھیجنے کا اجر:

حضور ﷺ نے خود اپنی حدیث مبارکہ میں درود بھیجنے کا صلہ بیان فرمایا ہے۔ حدیث میں ہے:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً فَتَحَ اللَّهُ لَهُ أَبَابًا مِنَ الْعَافِيَةِ

ترجمہ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ نے اس کے لیے عافیت کا ایک دروازہ کھول دیا۔

حدیث نمبر 5

(گوجرانوالہ بورڈ 2015)

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هُوَ وَتَبِعَاهُ لِمَا جِئْتُ بِهِ۔ (فتح الباری)

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہش اس (تعلیم) کے مطابق نہ ہو جائے جو میں لایا ہوں۔

درس حدیث: حدیث نبویؐ میں حضور ﷺ کی پیروی کی تعلیم دی گئی ہے۔

تشریح: مومن وہ ہے جس کی ساری زندگی دین اسلام کے مطابق گزرے اور دین کے قوانین کا مجموعہ قرآن اور حدیث ہے۔ اس لیے مومن کو چاہیے کہ وہ اپنی تمام خواہشات دین اسلام کے تابع کرے۔

نیکی اور بدی کا شعور:

انسان کی فطرت میں نیکی یا بدی، دونوں کا شعور رکھا گیا ہے اس لیے اسے چاہئے کہ وہ ارادہ و اختیار کے باوجود برائی یا گناہ کے کاموں سے اجتناب کرے دوسرا یہ کہ اپنے جذبات، احساسات اور خیالات کو اللہ کے رسولؐ کی مرضی کے مطابق ڈھال لے۔

لذت ایمان سے ناواقف:

اپنی خواہشات کو اللہ کے رسول ﷺ کی تعلیمات کے مطابق کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ اگر کوئی شخص ایسا نہیں کرتا تو گویا وہ ایمان کی لذت سے ناواقف ہے۔

اتباع رسول ﷺ کا مفہوم:

اتباع کے معانی پیروی کرنا، تابعداری، فرمانبرداری اور تعمیل حکم کے ہیں۔ حضور ﷺ کے فرمودات اور سیرت پر عمل، پیروانا، اتباع رسول ﷺ کہلاتا ہے۔

قرآن اور اتباع رسول ﷺ:

۱۔ وَمَا تَأْتِيكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (سورة الحشر: ۷)

”اور جو رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ“

۲۔ مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (سورة النساء: ۸۰)

”جس نے نبی کی اطاعت کی اس نے گویا اللہ کی اطاعت کی“

احادیث اور اتباع رسول ﷺ:

۱۔ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ (بخاری)

جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

۲۔ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (بخاری)

جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔

۳۔ مَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ (ترمذی)

جس نے میری سنت سے محبت کی گویا اس نے مجھ سے محبت کی۔ اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

حاصل حدیث:

اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ صرف زبان سے اقرار کر کے ایمان لانا کافی نہیں بلکہ دل سے شریعت محمدی ﷺ پر عمل کیا جائے۔

کثیر الانتخابی سوالات

۱۔ جس نے میرے نبی ﷺ کی اطاعت کی اس نے اطاعت کی:

(الف) اسلام (ب) بڑوں کی (ج) والدین کی (د) میری

۲۔ اگر کوئی مسلمان اپنے آپ کو اللہ اور اس کے رسول کی مرضی کے مطابق نہ ڈھالے گا تو گویا وہ لذت سے ناواقف ہے۔

(الف) کھانے کی (ب) ایمان کی (ج) نیکی کی (د) عبادت کی

۳۔ کونسا شخص ایمان کی لذت سے محروم ہوتا ہے؟

(الف) اُستاد کا نافرمان (ب) نماز نہ پڑھنے والا (ج) نبی ﷺ کا نافرمان (د) کافر

4۔ انسان کی فطرت میں دونوں کا شعور رکھا گیا ہے۔

(الف) اچھائی یا برائی (ب) محبت یا نفرت (ج) نیکی یا بدی (د) ہدایت یا گمراہی

5۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اختیار کے باوجود برائی یا گناہ سے کرے۔

(الف) پرہیز (ب) اجتناب (ج) کنارہ کشی (د) احتیاط

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	د	2	ب	3	ج	4	ج	5	ب
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---

سوالات کے مختصر جوابات

- 1۔ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يَكُونَ هَؤُلَاءِ قَبَعًا لِّمَا جُنْتُ بِهِ كاترجمہ بیان کریں۔
- ج۔ ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش اس کے مطابق نہ ہو جائے جو میں لایا ہوں۔
- س ۲۔ نبی ﷺ کی تعلیمات کی مومن کے لیے کیا اہمیت ہے؟
- ج۔ نبی ﷺ کی تعلیمات کی مومن کے لیے اہمیت
- نبی کا ارشاد ہے کہ: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہشات اس تعلیم کے مطابق نہ ہو جائے جو میں لایا ہوں۔
- س ۳۔ کون سا شخص ایمان کی لذت سے محروم ہوتا ہے؟
- ج۔ ایمان کی لذت سے محروم شخص
- جو شخص اپنے جذبات، احساسات اور خیالات کو اللہ اور رسول ﷺ کی مرضی کے مطابق نہیں ڈھالتا وہ شخص ایمان کی لذت سے محروم ہوتا ہے۔

حدیث نمبر 6

مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدْ اكْتَمَلَ الْإِيمَانُ (ابو داؤد)

ترجمہ: جس نے اللہ کے لیے محبت کی اور اللہ کے لیے بغض رکھا اور اللہ کی رضا کے لیے عطا کیا اور اللہ کے لیے روکا تو اس نے ایمان مکمل کر لیا۔

درس حدیث: اس حدیث کے مطابق تعلقات کو رضائے الہی کے تابع کرنا ہی ایمان کی تکمیل ہے۔

تشریح: حضور ﷺ نے اس حدیث مبارکہ میں مندرجہ ذیل چار اعمال کو ایمان کی تکمیل قرار دیا ہے۔

1۔ انسان کسی سے محبت کرے تو اللہ کے لیے ۲۔ کسی سے بغض رکھے تو اللہ کے لیے

۳۔ کسی کو کچھ عطا کرے تو اللہ کے لیے ۴۔ کسی کو کچھ دینے سے ہاتھ روکے تو صرف اللہ کے لیے

انسان کی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مکمل خود سپردگی کے ساتھ گزرے۔ اس کا جینا، مرنا، عبادت اور قربانی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہونا

چاہئے تاکہ دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل کر سکے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ إِنْ صَلَّيْ وَنُسَكِي وَنَمَّيْ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (سورة الانعام: ۱۶۲)

ترجمہ: فرمادیجئے! بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

۱۔ اللہ کے لئے محبت:

اللہ تعالیٰ چونکہ انسان سے محبت رکھتا ہے لہذا انسان کو بھی چاہئے کہ وہ اپنی محبتوں اور الفتوں کا مرکز اللہ کی ذات ہی کو رکھے۔ دنیا میں جس سے محبت رکھے محض اللہ کی رضا کے لئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

أَنْ يُحِبَّ الْمَرْءُ لَا يُحِبَّهُ إِلَّا اللَّهُ (بخاری)

ترجمہ: اگر کسی سے محبت ہو تو صرف اللہ کے لئے ہو۔

اللہ تعالیٰ کے لئے محبت سے مراد یہ ہے کہ اگر انسان کسی سے محبت کرے تو اُس کے ایمان کی وجہ سے اُس سے محبت کرے۔ اس میں کسی قسم کی ذاتی غرض کی آلائش شامل نہ ہو۔

۲۔ اللہ کے لئے بغض

اول تو انسان کسی سے بغض نہ رکھے اور اگر کسی سے بغض ہو بھی تو اس کی بنیاد محض یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ناپسند کرتا ہے۔ لہذا جب کسی سرکش و ظالم کو اللہ پسند نہیں کرتا تو ہم کیوں کریں۔ یعنی کسی سے نفرت صرف کفر اور نافرمانی کی وجہ سے ہونے کہ ذاتی دشمنی کی وجہ سے۔ کیونکہ مومن کسی سے ذاتی دشمنی (بغض) نہیں رکھتا اس کی دشمنی صرف اللہ کے دشمنوں سے ہوتی ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ (سورة الممتحنة: ۱)

ترجمہ: مومنو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ۔

۳۔ اللہ کے لئے عطا

مومن اگر کسی کو مال عطا کریں تو اس کی بنیاد بھی ریا کاری یا دنیاوی غرض نہ ہو بلکہ اللہ کی رضا ہو۔ اور مومن اپنا مال اللہ کی راہ میں صرف اللہ کو راضی کرنے کے لیے خرچ کرتا ہے، ریا کاری یا دیکھاوے کے لیے خرچ نہیں کرتا زکوٰۃ، صدقہ اور خیرات اسی وقت قبول ہوتے ہیں جب مقصد صرف اللہ کو راضی کرنا ہو۔ مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الَّذِينَ يَنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ (سورة البقرة: ۲۶۵)

ترجمہ: جو لوگ اپنے مال کو اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے خرچ کرتے ہیں۔

۴۔ اللہ کے لئے ممانعت:

وہ جگہیں جہاں مال خرچ کرنے سے اللہ کی ناراضگی کا امکان ہو وہاں مال خرچ کرنے کی ممانعت ہے۔ یعنی اگر کسی کو مال دینے سے ہاتھ روکیں تو محض اس لئے کہ اللہ نے ہاتھ روکنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا تَبْذُرُوا ثَبَائِرَ أَمْوَالِكُمْ الَّتِي بَيْنَ يَدَيْكُمْ كَمَا بَذَرْتُمْ بَيْنَ يَدَيْكُمْ (سورة الاسراء: ۲۶-۲۷)

ترجمہ: اور فضول خرچی مت کرو، بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

حاصل حدیث:

مسلمانوں کو دوستی، دشمنی، سخاوت اور مال کی حفاظت ہر چیز اللہ کی خوشنودی کے لیے کرنی چاہیئے نہ کہ ذاتی اغراض کے لیے۔ حدیث پاک ہمیں اس بات کا بھی درس دیتی ہے کہ ہماری دوستی، دشمنی، عبادت اور قربانی اللہ کی رضا ہی کے لیے ہونی چاہیئے۔

کثیر الانتخابی سوالات

- 1- حدیث کے مطابق تکمیل ایمان کے اصول ہیں:
- (الف) 3 (ب) 4 (ج) 5 (د) 6
- 2- انسان کو چاہئے کہ اپنی محبتوں کا مرکز رکھے:
- (الف) دوستوں کو (ب) والدین کو (ج) اللہ کی ذات کو (د) اولاد کو
- 3- اگر کسی سے بغض ہو بھی تو اس کی بنیاد محض یہ ہو کہ اللہ اس شخص کو کرتا ہے۔
- (الف) رد (ب) ناپسند (ج) پسند (د) عذاب
- 4- کسی کو مال عطا کریں تو اس کی بنیاد بھی ریا کاری یا۔۔۔ نہ ہو۔
- (الف) شہرت (ب) مقبولیت (ج) دنیاوی فائدہ (د) دنیاوی غرض
- 5- انسان سے بے حد اور بے شمار محبت رکھتا ہے۔
- (الف) انسان (ب) اللہ (ج) محب (د) بنی آدم

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	ب	2	ج	3	ب	4	د	5	ب
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---

سوالات کے مختصر جوابات

- س 1- مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ کا ترجمہ کریں۔
- ج- حدیث کا ترجمہ
- ”جس نے اللہ کے لیے محبت کی اور اللہ کے لیے بغض رکھا اور اللہ کی رضا کے لیے عطا کیا اور اللہ کے لیے روکا تو اس نے ایمان مکمل کر لیا۔“
- س 2- حدیث میں ایمان کی تکمیل کے کوئے چار اصول بیان ہوئے ہیں؟
- ج- ایمان کی تکمیل کے چار اصول
- حدیث کی رو سے تکمیل ایمان کے چار اصول یہ ہیں۔
- 1- انسان کسی سے محبت کرے تو اللہ کے لیے ۲- کسی سے بغض رکھے تو اللہ کے لیے
- ۳- کسی کو عطا کرے تو اللہ کے لیے ۴- کسی کو عطا کرنے سے ہاتھ روکے تو اللہ کے لیے
- س 3- مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ اس حدیث سے اللہ سے محبت کا اظہار کیسے ہوتا ہے؟
- (گوچرانوالہ بورڈ 2015)
- ج- اللہ سے محبت کا اظہار:

مسلمانوں کو دوستی، دشمنی، سخاوت اور مال کی حفاظت ہر چیز اللہ کی خوشنودی کے لیے کرنی چاہیئے نہ کہ ذاتی اغراض کے لیے۔ حدیث پاک ہمیں اس بات کا بھی درس دیتی ہے کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں تو ہماری دوستی، دشمنی، عبادت اور قربانی اللہ کی رضا ہی کے لیے ہونی چاہیئے۔

حدیث نمبر 7

لَيْسَ مَنَامَن لَّمْ يَزَحْمْ صَغِيرًا وَلَمْ يُؤَفِّرْ كَبِيرًا۔ (گوچرانوالہ پورڈ 2015)

ترجمہ: وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے۔

درس حدیث: چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا احترام کرنا ہر ایک مسلمان پر لازم ہے۔

تشریح: صفات الہی کا مظہر:

انسان کو اشرف المخلوقات ہونے کے ناطے اللہ کی صفات کا مظہر ہونا چاہیے۔ اس بنا پر انسان سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اندر خالق کی صفات پیدا کرے اور اپنے قول و فعل سے ان کا اظہار بھی کرے۔ مثلاً اللہ کی صفت ہے کہ وہ درگزر فرماتا ہے انسان کو بھی چاہیے کہ وہ ایک دوسرے کی خطاؤں اور غلطیوں سے درگزر کرے۔ حضور ﷺ نے اپنی حدیث میں اچھے اخلاق والے مسلمانوں کو یہ تلقین کی ہے کہ وہ دوسروں کو ان کے درجے کے مطابق عزت دیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ (ابوداؤد) ترجمہ: لوگوں کو ان کے رتبے کے مطابق عزت دو

چھوٹوں پر رحم:

رحم کرنا اللہ کی سب سے غالب صفت ہے نبی کریم ﷺ کی اس حدیث میں خاص طور پر اس صفتِ رحمت پر زور دیا گیا ہے۔ رحم کے زیادہ حقدار ہمیشہ چھوٹے ہوا کرتے ہیں (چھوٹوں سے مراد ہے عمر میں چھوٹے یعنی بچے اور مرتبے کے لحاظ سے جو چھوٹے ہوں) اور عزت و تکریم کے حق دار بڑے ہوتے ہیں اور (بڑوں سے مراد ہے عمر میں بڑے یعنی بزرگ اور مرتبے کے لحاظ سے جو بڑے ہوتے ہیں) بچوں سے متعلق آپ ﷺ کی تعلیمات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَزْهَمَ بِالضَّبَّانِ (ابو یعلیٰ)

ترجمہ: ”حضور ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ بچوں پر شفقت فرماتے تھے۔“

۲۔ ایک غزوہ میں مشرکین کے بچے مارے گئے۔ جب آپ ﷺ کو یہ معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

أَلَا، لَا تَقْتُلُوا ذُرِّيَّةً، أَلَا، لَا تَقْتُلُوا ذُرِّيَّةً (سنن الکبریٰ)

ترجمہ: ”خبردار! بچوں کو ہرگز قتل نہ کرو، خبردار! بچوں کو ہرگز قتل نہ کرو“

بچوں کی تعلیم و تربیت:

بچوں کو مناسب تعلیم و تربیت سے محروم رکھنا انھیں شفقت سے محروم کرنا ہے۔ ظلم یہ ہے کہ ان کی تعلیم و تربیت کے بجائے انھیں چھوٹی عمر میں جسمانی مشقت کے کاموں میں لگا دیا جاتا ہے اس لیے ہم اگر حضور ﷺ کی وعید سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم بچوں کی مناسب تعلیم اور ضروری تربیت کا فرض پورا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

أَلْعَلَّمُ فِي الصَّبْرِ كَالنَّقْشِ فِي الْحَجَرِ (سنن الکبریٰ) ترجمہ: بچپن میں علم ایسے ہے جیسے پتھر پر نقش ہو۔

بڑوں کا احترام:

رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف بچوں سے پیار اور شفقت کا درس دیا ہے بلکہ بڑوں کے احترام و تکریم پر بھی زور دیا ہے۔ بڑوں کے احترام کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۔ مَا كَرُمَ شَابٌ شَيْخًا لِّسِنِهِ إِلَّا قَبِضَ اللَّهُ لَهُ مِنْ يَكْرُمُهُ عِنْدَ سَيِّدِهِ (ترمذی)

ترجمہ: جو جوان کسی بوڑھے کی عمر رسیدگی کی وجہ سے اس کی عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے کسی کو مقرر کر دیتا ہے جو اس کے بڑھاپے میں اس کی عزت کرتا ہے۔

۲۔ اِنْ مِنْ اَجَلَالِيْ تَوْقِيْزِ الْمَشَانِيْخِ مِنْ اَمْتِيْ (کنز العمال)

ترجمہ: بے شک میری امت کے بزرگوں کی عزت کرنا میری عزت کرنا ہے۔

حاصل حدیث:

بچوں کے ساتھ شفقت اور پیار سے پیش آنا سنت رسول ﷺ ہے۔ اور بڑوں کا احترام حکم خداوندی اور اسوہ رسول ﷺ سے ثابت ہے ہے۔ اس بات کی تائید اللہ تعالیٰ کی تعلیمات اور احادیث نبوی ﷺ میں موجود ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ بچوں سے شفقت سے پیش آئیں اور بڑوں کا احترام کریں۔

کثیر الانتخابی سوالات

- 1۔ وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا نہ کرے۔
(الف) لحاظ (ب) انکار (ج) ادب (د) احترام
- 2۔ اللہ کی صفت ہے کہ وہ عادل ہے اس لیے انسان کرے۔
(الف) محبت (ب) شفقت (ج) مہربانی (د) عدل
- 3۔ رحم کے زیادہ ہمدار ہمیشہ ہوا کرتے ہیں۔
(الف) چھوٹے (ب) بڑے (ج) بوڑھے (د) جوان
- 4۔ اللہ تعالیٰ کی سب سے غالب صفت ہے۔
(الف) رحم کرنا (ب) بھلائی کرنا (ج) معاف کرنا (د) یہ تینوں
- 5۔ بڑے عام طور پر حق دار ہوتے ہیں:
(الف) محبت کے (ب) عزت و تکریم کے (ج) شفقت کے (د) مہربانی کے
- 6۔ بچوں کو مناسب تعلیم و تربیت سے محروم رکھنا انھیں کس سے محروم کرنا ہے؟
(الف) رحم سے (ب) شفقت سے (ج) مہربانی سے (د) پیار سے

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	د	2	د	3	الف	4	الف	5	ب	6	ب
---	---	---	---	---	-----	---	-----	---	---	---	---

سوالات کے مختصر جوابات

- 1۔ لَيْسَ مِنْ اَمْنٍ لِّهَمْ يَزْحَمُ ضَعِيْفًا وَّلَمْ يُوَفِّرْ كَيْبَرًا نا کا ترجمہ تحریر کریں۔
- ج۔ ترجمہ: ”وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے۔“
- 2۔ بچوں پر رحم کرنے والی حدیث میں والدین پر کون سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں؟
- ج۔ والدین کی ذمہ داریاں

جاہلیت میں اولاد کے حقوق کو والدین کے مرتبہ اور تکریم کے خلاف سمجھا جاتا تھا لیکن اسلام نے والدین پر اولاد کے حقوق کی بھی بہت سخت تاکید کی ہے۔ اور ان کے اعمال کا ذمہ دار والدین کو ٹھہرایا ہے۔

س3۔ نبی ﷺ نے معاشرے میں باہمی احترام کو کیا اہمیت دی ہے؟

ج۔ باہمی احترام کو اہمیت

”وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے۔“

س4۔ حدیث نبوی ﷺ کی رو سے رحم اور عزت و تکریم کے ہمدار کون لوگ ہیں؟

ج۔ رحم اور عزت و تکریم کے ہمدار لوگ

حدیث نبوی ﷺ کی رو سے رحم کے ہمدار چھوٹے ہوتے ہیں جبکہ عزت و تکریم کے ہمدار بڑے ہوتے ہیں یعنی چھوٹے رحم کے اور بڑے عزت و تکریم کے ہمدار ہوتے ہیں۔

س5۔ کون لوگ نبی ﷺ کے سایہ شفقت سے محروم رہیں گے؟

ج۔ نبی ﷺ کے سایہ شفقت سے محروم لوگ

حدیث کی رو سے: ”جو لوگ چھوٹوں پر رحم نہیں کرتے اور بڑوں کی عزت نہیں کرتے وہ نبی کے سایہ شفقت سے محروم رہیں گے۔“

س6۔ اللہ تعالیٰ کی غالب صفت کونسی ہے؟

ج۔ اللہ کی غالب صفت:

رحم کرنا اللہ تعالیٰ کی سب سے غالب صفت ہے۔

س7۔ حدیث کی رو سے اللہ تعالیٰ کی دو صفات لکھیے۔ (لاہور بورڈ 2016)

ج۔ اللہ کی دو صفات:

اللہ تعالیٰ کی درج ذیل دو صفات بیان کی گئی ہیں:

۱۔ درگزر کرنا ۲۔ رحم کرنا

س8۔ بچوں پر رحم کے بارے میں ایک حدیث کا ترجمہ کیجیے۔

ج۔ حدیث کا ترجمہ:

”وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے۔“

حدیث نمبر 8

الزَّائِي وَالْمَزْتَشِي كِلَاهُمَا فِي النَّارِ (لاہور بورڈ 2016)

ترجمہ: رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں آگ میں ہیں۔

درس حدیث: اس حدیث مبارکہ میں رشوت کے لین دین کی ممانعت کی گئی ہے۔

تشریح:

رشوت کا مفہوم:

وہ مال یا تحفہ جو اپنے جائز یا ناجائز کام کو پورا کرنے کے لئے دیا جائے۔ جب کوئی شخص اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے نہ نبھائے بلکہ حیل و حجت اور بہانے سے اس کام کو لٹکا تا رہے اور اس کام کے بدلے کچھ مطالبہ کرے تو اس کو رشوت کہیں گے یا کوئی آدمی کسی دوسرے سے اپنا کوئی ناجائز کام کرائے اس کام کے بدلے اسے کچھ معاوضہ دے یہ بھی رشوت کہلائے گی۔

الراشی (رشوت دینے والا): یعنی وہ شخص جو اپنے جائز یا ناجائز کام کو پورا کروانے کے لئے مال یا تحفہ دے۔

المرثی (رشوت لینے والا): یعنی وہ شخص جو کسی کے جائز یا ناجائز کام کو پورا کرنے کے لئے مال یا تحفہ وصول کرے۔

رشوت کے اسباب:

رشوت کا چلن کسی قوم میں اس وقت عام ہوتا ہے جب عدل و انصاف ختم ہو جائے اور لوگوں کو ان کے حقوق جائز طریقے سے نڈل سکیں۔ اسی طرح ظالم اہلکار جب جائز حقوق کی راہ میں حائل ہوتے ہیں تو معاشرتی بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ عدل و انصاف کے بغیر مثالی معاشرہ قائم نہیں ہو سکتا۔ ظلم، فساد اور بے چینی پیدا کرتا ہے جبکہ عدل، امن و سکون اور ترقی کا ضامن ہے۔

رشوت کی ممانعت:

اسلام میں ناجائز مال و دولت کمانے اور اس کے لین دین کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔ رشوت اور حرام مال کھانے کی ممانعت میں کئی احکامات موجود ہیں جن میں سے کچھ آیات اور احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

قرآن اور رشوت کی ممانعت:

حرام مال کھانے، ناجائز لین دین (رشوت) کے حوالے سے اللہ پاک نے فرمایا:

۱۔ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتَذْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ (سورة البقرة: ۱۸۸)

ترجمہ: ”اور تم ایک دوسرے کے مال آپس میں ناحق نہ کھایا کرو اور نہ مال کو (بطور رشوت) حاکموں تک پہنچایا کرو۔“

۲۔ مِمَّا غَوَىٰ لِلْكَذِبِ أَكْثَرُونَ لِلسَّحَبِ (سورة المائدة: ۴۲)

ترجمہ: ”جھوٹی باتیں بنانے کے لئے جاسوسی کرنے والے، حرام مال خوب کھانے والے ہیں۔“

احادیث اور رشوت کی ممانعت:

حرام مال کھانے، ناجائز لین دین (رشوت) کے حوالے سے حضور ﷺ نے فرمایا:

۱۔ لَعَنَ اللَّهُ الزَّائِسِيَّ وَالْمُرْتَشِيَّ فِي الْحُكْمِ (ابن ماجہ)

ترجمہ: ”رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے حاکموں پر اللہ کی لعنت“

۲۔ لَعَنَ اللَّهُ الزَّائِسِيَّ وَالْمُرْتَشِيَّ الَّذِي يَمْشِي بَيْنَهُمْ (طبرانی)

ترجمہ: ”رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا (اور) جو ان کے درمیان معاملہ کرواتا ہے اللہ نے اس پر لعنت کی ہے۔“

رشوت کا سدباب:

۱۔ حکومت ملازمین کی معقول تنخواہ مقرر کرے تاکہ وہ با آسانی گزر اوقات کر سکیں۔

۲۔ جو سرکاری ملازم رشوت ستانی میں ملوث پایا جائے اسے عبرت ناک سزا دی جائے۔

۳۔ معاشرے کا ہر فرد یہ تہیہ کر لے کہ وہ نہ خود کسی کو رشوت دے گا اور نہ کسی کے بے جا دباؤ میں آئے گا۔

حاصل حدیث:

ایک فلاحی معاشرے کے قیام کے لئے رشوت جیسے قبیح جرم کی سختی سے مذمت کی جائے تاکہ عدل و انصاف سے بھرپور معاشرہ وجود میں آ سکے اور لوگوں کو ان کے حقوق جائز طریقے سے مل سکیں۔

کثیر الانتخابی سوالات

- 1- رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں ہیں۔
(الف) عذاب میں (ب) جنت میں (ج) آگ میں (د) تکلیف میں
- 2- رشوت لینے والا کہلاتا ہے:
(الف) راشی (ب) قاضی (ج) مرتشی (د) بشارت
- 3- کسی قوم میں رشوت کا چال چلن اس کے معاشرتی بگاڑ اور ظلم کی ایک صورت ہے:
(الف) بہت اچھی (ب) بہت خراب (ج) بہت بھیانک (د) بہت خوبصورت
- 4- رشوت کا چلن اس وقت عام ہوتا ہے جب:
(الف) ضروریات بڑھ جائیں (ب) کاروبار میں نقصان ہو (ج) نمود و نمائش مقصود ہو (د) عدل و انصاف ختم ہو جائے
- 5- الراشی کا مطلب ہے:
(الف) رشوت دینے والا (ب) دھوکہ (ج) حرام (د) رشوت ستانی
- 6- المرتشی کا مطلب ہے:
(الف) رشوت لینے والا (ب) دھوکہ (ج) حرام (د) فریب

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	ج	2	ج	3	b	4	د	5	الف	6	الف
---	---	---	---	---	---	---	---	---	-----	---	-----

سوالات کے مختصر جوابات

- س 1- رشوت کا لین دین کرنے والوں کو نبی اکرم ﷺ نے کس انجام کی وعید سنائی ہے؟
ج- رشوت کا لین دین کرنے والوں کے متعلق وعید نبی ﷺ کا ارشاد ہے ”رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں آگ میں ہیں“
- س 2- رشوت کا چلن کب کسی قوم میں عام ہوتا ہے؟
ج- رشوت کا چلن اس وقت کسی قوم میں عام ہوتا ہے جب کسی معاشرے میں عدل و انصاف ختم ہو جائے اور لوگوں کے حقوق جائز طریقے سے نہ مل رہے ہوں تو یہ معاشرتی بگاڑ رشوت کو عام کرنے کا باعث بنتا ہے۔
- س 3- حدیث کی روشنی میں رشوت کے متعلق تحریر کریں۔
ج- حدیث کی روشنی میں رشوت نبی ﷺ کا ارشاد ہے ”رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں آگ میں ہیں“ رشوت بھی بلاشبہ ناجائز لین دین ہے جو کسی صورت جائز نہیں۔ اس حدیث میں رشوت کی ممانعت بیان فرمائی گئی ہے اور اسے قابل سزا جرم قرار دیا گیا ہے۔

(لاہور بورڈ 2015)

س 4۔ الراشی سے کون لوگ مراد ہیں اور انکی مزا کیا ہے؟

ج۔ راشی اور اس کی مزا:

راشی سے مراد رشوت دینے والا ہے یہ وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے جائز یا ناجائز کام کو پورا کروانے کے لئے مال یا تحفہ دیتا ہے۔

حدیث نمبر 9

مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيرِ الَّذِي زِدَى فَهُوَ يَنْزِعُ بِذَنْبِهِ (ابوداؤد)

ترجمہ: جس شخص نے کسی ناجائز معاملے میں اپنی قوم کی مدد کی تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اونٹ کنویں میں گر رہا ہو اور وہ اس کی دم پکڑ کر لٹک جائے تو خود بھی اس میں جا گرے۔

درس حدیث: اس حدیث مبارکہ میں اپنوں کی ناجائز معاملے میں مدد (اقرباء پروری) کی مذمت کی گئی ہے۔

تشریح:

اقرباء پروری:

اہلیت اور قابلیت سے قطع نظر اپنی قوم، قبیلے اور جماعت کی ناجائز معاملے میں مدد یا حمایت کرنا اقرباء پروری کہلاتا ہے۔ اسلام بے جا طرف داری کی اجازت نہیں دیتا۔ جو شخص کسی جھوٹے اور ناحق معاملے میں اپنی قوم قبیلے کا ساتھ دیتا ہے تو وہ اپنی قوم کے ساتھ اپنے آپ کو بھی تباہ و برباد کرتا ہے۔

اسلامی اخوت کی بربادی کا سبب:

اسلامی اخوت کی بربادی اور اسلامی معاشرے کی تباہی کا بڑا سبب اپنوں کی ناجائز معاملے میں مدد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو مختلف گروہوں، قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا ہے جس کا مقصد قوم پرستی اور اپنی قوم کی ناجائز حمایت ہرگز نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان کی شناخت میں آسانی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَجَعَلْنَكُمْ سُوءَ بَنَاءٍ وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا (سورۃ الحجرات: ۱۳)

”اور تمہارے خاندان اور قبیلے بنا دیئے تاکہ تم آپس کی پہچان کر سکو۔“

تعاون کا معیار:

اسلام زندگی کے ہر معاملے میں عدل و انصاف اور حق و صداقت کو قائم رکھنے کی تلقین کرتا ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کو ایک دوسرے کی مدد کرنے کا اصول بھی وضع کر دیا گیا ہے۔ اللہ اور اُسکے رسول ﷺ نے تعاون اور عدم تعاون کا ایک معیار مقرر کیا ہے۔

قرآن اور تعاون کا معیار:

تعاون اور حمایت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

۱۔ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (سورۃ المائدہ: ۲)

”نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔ گناہ اور ظلم کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو“

۲۔ وَلَا تَزِرْ كَتِيرًا إِلَى الْكَثِيرِ (سورۃ ہود: ۱۱۳)

ترجمہ: ”اور تم ایسے لوگوں کی طرف مت جھلنا جو ظلم کر رہے ہیں ورنہ تمہیں آگ چھوئے گی۔“

احادیث اور تعاون کا معیار:

تعاون اور حمایت کے بارے میں حضور ﷺ کے ارشادات درج ذیل ہیں۔

۱۔ مَنْ مَشَى مَعَ ظَالِمٍ لِيَعْنِيْنَهُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ (طبرانی)

ترجمہ: ”جو شخص کسی ظالم کے ساتھ اس کی مدد کے لیے چلا اور اسے یہ بھی معلوم ہو کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔“

۲۔ اپنی قوم سے محبت اس صورت میں جائز ہے کہ آدمی اُس محبت کی شدت اور تعصب میں دوسروں سے نفرت نہ کرے۔

لَا يَضُرُّ الرَّجُلَ مَحَبَّةُ قَوْمٍ مَا لَمْ يَبْغِضْ بَيْنَهُم (کنز العمال)

ترجمہ: ”آدمی کے لئے اپنی قوم کی محبت اُس وقت تک نقصان دہ نہیں جب تک وہ دوسروں سے نفرت نہ کرنے لگے۔“

حاصل حدیث:

ہمیں چاہئے کہ ہم بھلائی کے کاموں میں قوم اور نسل یا زبان اور علاقے کی تفریق کے بغیر سچ اور حق کا ساتھ دیں۔ اور ناجائز کام میں کسی کا ساتھ نہ دیں، چاہے وہ اپنا قبیلہ ہی کیوں نہ ہو۔

کثیر الامتنانی سوالات

- 1۔ ہمیں ناجائز کام میں کسی کا ساتھ نہیں دینا چاہیے چاہے وہ اپنا کنبہ اور۔۔۔ ہی کیوں نہ ہو:

(الف) دوست (ب) عزیز (ج) قبیلہ (د) بھائی
- 2۔ جو کسی جھوٹ اور ناحق معاملے میں اپنی قوم قبیلے کا ساتھ دے وہ اپنی قوم کے ساتھ۔۔۔ کو بھی تباہ و برباد کرتا ہے۔ (لاہور 2016)

(الف) اپنے دوست کو (ب) اپنے عزیز کو (ج) اپنے آپ کو (د) اپنے بھائی کو
- 3۔ اسلامی اخوت کی بربادی اور اسلامی معاشرے کی تباہی کا بڑا سبب ہے۔

(الف) اپنے بھائی کی ناجائز مدد (ب) اپنے دوست کی ناجائز مدد
(ج) اپنی قوم کی ناجائز مدد (د) اپنے ملک کی ناجائز حمایت
- 4۔ اَلْبَغِيْرُ کا معنی ہے۔

(الف) کنواں (ب) اونٹ (ج) ناجائز (د) گھوڑا
- 5۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھلائی اور نیکی کے کاموں میں ساتھ دیں۔

(الف) جھوٹ کا (ب) انصاف کا (ج) سچ کا (د) سچ اور حق کا

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	ج	2	ج	3	ج	4	ب	5	د
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---

سوالات کے مختصر جوابات

س 1۔ اسلام نے باہمی تعاون کا کیا معیار مقرر کیا ہے؟

ج۔ باہمی تعاون کا معیار

اسلام نے باہمی تعاون کا جو معیار مقرر کیا ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں بھلائی اور نیکی کے کاموں میں قوم اور نسل یا زبان اور علاقے کے اعتبار سے بالاتر ہو کر تعاون کرنا چاہیے۔ ناجائز کام میں کسی کا ساتھ نہ دیں چاہے وہ اپنا کنبد اور قبیلہ ہی کیوں نہ ہو۔

س 2۔ ناجائز معاملے میں اپنی قوم کی مدد کرنے والے کے بارے میں فرمان نبوی ﷺ کیا ہے؟

(لاہور بورڈ 2015)

ج۔ ناجائز معاملے میں مدد

ناجائز معاملے میں اپنی قوم کی مدد کرنے والے کے بارے میں فرمان نبوی ﷺ: ”جس شخص نے کسی ناجائز معاملے میں اپنی قوم کی مدد کی اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اونٹ کنویں میں گر رہا ہو اور وہ اس کی دم پکڑ کر لٹک جائے تو خود بھی اس میں جا گرے۔“

س 3۔ اسلامی اخوت کی بربادی اور اسلامی معاشرے کی تباہی کا بڑا سبب کیا ہے؟

ج۔ اسلامی اخوت کی بربادی کا سبب:

اسلامی اخوت کی بربادی اور اسلامی معاشرے کی تباہی کا بڑا سبب اپنوں کی ناجائز معاملے میں مدد ہے۔

حدیث نمبر 10

إِنَّ أَكْمَلَ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا (ترمذی)

ترجمہ: یقیناً مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو ان میں اخلاق کے لحاظ سے سب سے اچھا ہے۔

درس حدیث: اس حدیث مبارکہ میں اعلیٰ اخلاق اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

اخلاق کا مفہوم:

خلق کی جمع اخلاق ہے، اس کا معنی ”پختہ عادت“ ہے۔ اصطلاحی طور پر خلق انسان کی ایسی کیفیت اور پختہ عادت ہوتی ہے جس کی وجہ سے بغیر کسی فکر اور توجہ کے اعمال سرزد ہوں۔

اخلاق کی اقسام:

اخلاق کی دو اقسام ہیں اچھے یا برے اخلاق۔ حسن اخلاق دراصل روزمرہ زندگی میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ، اپنے نفس اور مخلوق خدا کے ساتھ ایک مسلمان کے طرز عمل اور رویے کا نام ہے۔ اگر یہ طرز عمل اور رویہ اچھا ہے اور شریعت کے اصولوں کے مطابق ہے تو اسے حسن اخلاق کہا جائے گا اور اگر

یہ طرز عمل اور رویہ اچھا نہیں تو اس کو بُرے اخلاق کہا جائے گا۔

انسانی شخصیت کی اصل تصویر:

انسانی شخصیت کی اصل تصویر ایک آئینہ بھی اتنی صاف پیش نہیں کرتا جتنا اس کے اخلاق۔ جب ایک انسان دوسرے سے معاملات کے دوران حسن خلق سے پیش آتا ہے تو اس کی شخصیت کا ظاہر و باطن مکمل طور پر واضح ہو جاتا ہے۔

تکمیل ایمان کا پیمانہ:

اچھے اخلاق مومن کی پہچان ہیں اس لئے حضور نبی اکرم ﷺ نے اس حدیث میں حسن خلق کو ایمان کی تکمیل کا پیمانہ قرار دیا ہے۔

قرآن اور حسن اخلاق:

۱۔ وَفِی [] زُلُوفِ اقْوَالٍ سَدِیدَةٍ ۝ (سورۃ الاحزاب ۷۰)

”اور لوگوں کو اچھی باتیں کہو“

۲۔ اِنَّكَ لَعَلٰی خَلَقْتَ عَظِیْمًا (القلم: ۴)

”اے نبی! بلاشبہ آپ اخلاق کے اعلیٰ درجے پر فائز ہیں“

احادیث اور حسن اخلاق:

حضور ﷺ نے اپنی بعثت کا مقصد حسن اخلاق کی تکمیل بتایا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

۱۔ اِنَّمَا بُعِثْتُ لِأَتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ (الموطا)

”بے شک میں تو بھیجا ہوں اس لیے گیا ہوں کہ اخلاق حسنہ کی تکمیل کروں۔“

۲۔ اَفَرَبَّكُمْ مِنِّیْ مَجْلِسَ یَوْمِ الْقِیَامَةِ اَخْسَنُكُمْ خُلُقًا (ترمذی)

ترجمہ: ”تم میں سے قیامت کے دن وہی میری مجلس کے زیادہ قریب ہوگا جس کے اخلاق اچھے ہوں گے۔“

۳۔ اَلْبِرُّ خُسْنُ الْخُلُقِ (مسلم)

ترجمہ: ”اچھے اخلاق نیکی ہیں۔“

۴۔ حضور ﷺ جب بھی آئینہ دیکھتے تو یوں دعا فرماتے۔

اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَنْتَ خُلُقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ (الحديث)

”اے اللہ تو نے میری صورت اچھی بنائی تو میری سیرت (اخلاق) بھی اچھا بنا دے۔“

اچھے اخلاق:

وہ اخلاق جو اللہ کے پسندیدہ ہیں اُن میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں:

- | | | |
|---------------------------|--------------------------|----------------------------|
| ۱۔ سچ بولنا | ۲۔ معاف کرنا | ۳۔ مانگنے والے کو عطا کرنا |
| ۴۔ احسانات کا بدلہ دینا | ۵۔ امانت داری | ۶۔ رشتہ داروں سے حسن سلوک |
| ۷۔ پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک | ۸۔ دوست کے ساتھ حسن سلوک | ۹۔ مہمان نوازی |
| ۱۰۔ حیاء داری | ۱۱۔ غصہ پر قابو پانا | ۱۲۔ محبت و خلوص |
| ۱۳۔ بھائی چارہ | ۱۴۔ سلام کرنا | ۱۵۔ نرم گفتگو |
| ۱۶۔ وعدہ پورا کرنا | ۱۷۔ بڑوں کی عزت کرنا | ۱۸۔ عدل و انصاف |
| ۱۹۔ قربانی | ۲۰۔ احترام قانون | ۲۱۔ عورتوں کی عزت |

حاصل حدیث:

حسن خلق ہی ایک ایسا عمل ہے جس سے نہ صرف آپس کی نفرتوں کو محبتوں میں بدلا جاسکتا ہے بلکہ دشمنوں کے دل میں بھی گھر کیا جاسکتا ہے۔ حضورؐ نے دعوت حق کے لیے حسن خلق ہی کے ہتھیار سے اپنے بڑے سے بڑے دشمنوں کو زیر کیا۔ اس لئے ہمیں حسن اخلاق کو اپنانا چاہئے۔

کثیر الانتخابی سوالات

- 1۔ کامل ترین ایمان والا مومن وہ ہے جو:
 - (الف) اچھے اخلاق کا مالک ہے
 - (ب) مال و اسباب میں زیادہ ہے
 - (ج) اولاد زیادہ رکھتا ہے
 - (د) زیادہ طاقت ور ہے
- 2۔ مسلمانوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو ان میں سے ہے۔
 - (الف) زیادہ امیر
 - (ب) بڑے عہدے پر فائز
 - (ج) زیادہ غریب
 - (د) اخلاق کے لحاظ سے زیادہ اچھا
- 3۔ ”یقیناً مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو ان میں سے سب سے اچھا ہے“ یہ فرمان ہے۔
 - (الف) اللہ کا
 - (ب) حضور اکرم ﷺ کا
 - (ج) صحابیؓ کا
 - (د) تابعیؓ کا
- 4۔ جب ایک انسان دوسرے انسان سے معاملات کے دوران حسن خلق سے پیش آتا ہے تو اس کی شخصیت کا مکمل طور پر _____ واضح ہو جاتا ہے۔
 - (الف) ظاہر
 - (ب) باطن
 - (ج) حسن
 - (د) ظاہر اور باطن
- 5۔ حسن خلق ایسا عمل ہے جس سے آپس کی نفرتوں کو بدلا جاسکتا ہے۔
 - (الف) محبتوں میں
 - (ب) رشتہ داری میں
 - (ج) تعصب میں
 - (د) شفقت میں

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	الف	2	د	3	ب	4	د	5	الف
---	-----	---	---	---	---	---	---	---	-----

سوالات کے مختصر جوابات

- 1۔ اِنْ اكْمَلَ الْمُؤْمِنِينَ اِيْمَانًا اَحْسَنَهُمْ خُلُقًا“ کا ترجمہ تحریر کریں۔
(گوچرانوالہ 2015ء، لاہور پورڈ 2015)
- ج۔ ترجمہ: ”یقیناً مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو ان میں اخلاق کے لحاظ سے اچھا ہے۔“
- 2۔ حدیث شریف میں کامل ترین ایمان والا کسے قرار دیا گیا ہے؟
ج۔ کامل ترین ایمان والا
- نبی ﷺ نے کامل ترین ایمان والا اس شخص کو قرار دیا ہے جو اخلاق کے لحاظ سے سب سے اچھا ہے۔
- 3۔ ایمان کی تکمیل کا پیمانہ کسے قرار دیا گیا ہے؟
ج۔ تکمیل ایمان کا پیمانہ
- نبی ﷺ نے حسن اخلاق کو ایمان کی تکمیل کا پیمانہ قرار دیا ہے۔
- 4۔ انسانی شخصیت کے ظاہر و باطن کا اظہار کس چیز سے ہوتا ہے؟
ج۔ ظاہر و باطن میں فرق والی چیز